[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

ازعدالت عظمی

جگتار سنگھ

بنام

پرگٹ سنگھ اور دیگران

27 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی: 1908 دفعہ 107 (2) آرڈر III قاعدہ 4، آرڈر XXIII، قاعدہ 1 (1) اور (4) اور آرڈر XXXXI قاعدہ 9۔

جواب دہندہ کی طرف سے دائر دعوی استقرار—ٹرائل کورٹ کی طرف سے حکم دیا گیا مقدمہ—درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ اپیل—اپیلٹ کورٹ کے سامنے وکیل کی طرف سے دیا گیا بیان کہ درخواست گزار اپیل کے ساتھ آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا—نتیجتاً اپیل کو واپس لینے کے طور پر مسترد کر دیا گیا—عدالت عالیہ کی طرف سے تصدیق شدہ اپیلٹ کورٹ کا حکم—عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل—منعقد، آرڈر III، قاعدہ 4، سی پی سی وکیل کو اس وقت تک ریکارڈ پر جاری رکھنے کا اختیار دیتا ہے جب تک کہ مقدمے کی کارروائی باضابطہ طور پر ختم نہ ہو جائے—اس لیے وکیل کو فریق کی طرف سے اپیل واپس لینے کی ہدایات پر بیان دینے کا اختیار ہے—عدالت کو اہلیت میں جانے کے بغیر اپیل کو واپس لینے کے طور پر مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ معاملے کا—اپیلٹ کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے جیسا کہ عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 22201۔

1995 کے سی آر نمبر 4233 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 19.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے آر ایس سیہوٹا، میسر سریش کماری، جی اپادھیائے اور آر ڈی اپادھیائے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے 19 جولائی 1996 کو سول ترمیم نمبر 4233/ 95 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

مدعا علیہ نمبر 1، درخواست گزار کے بڑے بھائی نے درخواست گزار اور تین بھائیوں کے خلاف اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ 4 مئی 1990 کا فرمان کالعدم تھا جس کا حکم فاضل جج ہوشیار پور نے 29 ستمبر 1993 کو دیا تھا۔ درخواست گزار نے ایڈیشنل ضلع جج ہوشیار پور عدالت میں اپیل دائر کی ہے۔ وکیل نے 15 ستمبر 1995 کو ایک بیان دیا کہ درخواست گزار اپیل کے ساتھ آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس کی بنیاد پر، اپیل کو واپس لے لیا گیا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔ درخواست گزار نے نظر ثانی میں اپیلٹ عدالت کے حکم کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں اس کی تصدیق کی۔ اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کے وکیل نے قابل ہے کہ درخواست گزار نے وکیل کو اپیل واپس لینے کا اختیار نہیں دیا تھا۔ عدالت کو اپیل قبول کرنے کے بعد اسے مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کی استدلال کی قانونی حیثیت اور اس سے اتفاق یا اختلاف کرنے والے نتائج پر غور کرتے ہوئے معاملے کا فیصلہ خوبی پر کرے۔ ہمیں دلیل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے۔ آرڈر III، قاعدہ 4، سی پی سی وکیل کو اس وقت تک ریکارڈ پر جاری رکھنے کا اختیار دیتا ہے جب تک کہ مقدمے کی کارروائی باضابطہ طور پر ختم نہ ہو جائے۔ اس لیے وکیل کے پاس اپیل واپس لینے کے لیے فریق کی ہدایات پر بیان دینے کا اختیار ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا عدالت کو فاضل جج عدالت کے فیصلے سے اپیل کیے گئے فرمان کے خلاف خوبیوں پر معقول حکم جاری کرنے کی ضرورت ہے؟ حکم XXIII، قاعدہ 1 (1) اور (4) فریق کو مقدمے میں دائر دعوے کو مکمل یا جزوی طور پر ترک کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ سی پی سی کے دفعہ 107 (2) کے عمل سے، یہ اپیل پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے اور اپیلٹ عدالت کے پاس اپیل کنندہ کو مکمل طور پر یا راحت کے حصے کے طور پر مدعا علیہ کے خلاف اپنی اپیل ترک کرنے کی اجازت دینے کا مشترکہ وسیع اختیار ہوتا ہے۔ نتیجے کے طور پر اگرچہ اپیل آرڈر XXXXI، قاعدہ 9 کے تحت قبول کی گئی تھی، لازمی طور پر عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ معاملے کی خوبیوں پر غور کیے بغیر اور رول 11 کے تحت اس کا فیصلہ کیے بغیر اپیل کو مسترد کر دے۔

اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ وکیل کی طرف سے کی گئی کارروائی آرڈر III، قاعدہ 4، سی پی سی کے تحت اس کے اختیار کے مطابق ہے اگر واقعی وکیل نے فریق کے مفاد میں یا فریق کی ہدایات کے خلاف کام نہیں کیا ہے، تو ضروری علاج کہیں اور ہے اور نیچے دی گئی عدالت کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار سی پی سی توضیعات سے مطابقت رکھتا ہے۔ ہمیں ایڈیشنل ضلع جج کے ذریعے منظور کیے گئے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی جس کی تصدیق عدالت عالیہ نے نظر ثانی میں کی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کر دیا جاتا ہے جس میں درخواست گزار کو قانون کے مطابق آگے بڑھنے کی آزادی دی جاتی ہے۔

ٹی۔ این۔ اے

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document